Vol. 6 No.2 2022

HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

برصغیر میں صوفیاء کرام کی دعوت کے عوام الناس پر اثرات

*ڈاکٹر احسان احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

*ڈاکٹر محمد اکرم

اسسٹنٹ پروفیسر عربی

گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور

**ڈاکٹر شوکت حیات

اسسٹنٹ پروفیسر فارسی،

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ای میل: shaukat.persian@pu.edu.pk

Abstract:

This article is about theimpact and influence of Sufi masters on the people of the Subcontinent. The Sufis played a vital role in spreading the teachings of islam in the Subcontinent. Therefore, for the larger public, the Sufi(saint, pir, Shaykh, murshid) was a source of religious authority and charismatic power. In this context, access to the personality and teachings of a Sufi shaykh was of significant interest to a wider populace. A lot of books comprising the teachings and preaching of Sufis were written. Some important examples of influence and impact of Sufis are being discussed in this article.

برصغیر پاک وہند میں صوفیائے کرام نے جس خلوص وللّٰہیت سے کار دعوت کو انجام دیا اس کے یہاں کے عوام الناس پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔ علماء نے دلیلوں سے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا اور صوفیاء نے مشاہدہ باطنی کے ذریعے سے اسلام کی صداقت واضح کی۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی 'تاریخ تصوف' میں لکھتے ہیں:

"لوگوں نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کہ بشر حافیؒ تو عالم دین نہیں ہیں پھر آپ ان کے پاس کیوں جاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کتاب اللہ سے آگاہ ہوں مگر بشر حافیؒ اللہ سے واقف ہیں، اس لئے ان کا مرتبہ میرے مرتبے سے بدرجہا زیادہ بڑھا ہوا ہے۔" (چشتی، پروفیسر یوسف سلیم؛ ص ۱۴۰، ۱۴۱)

بزرگان دین نے اپنی گفتار اور اپنے کردار سے ایک معیاری زندگی کا نمونہ پیش کیا۔ کم کھانا، کم بولنا، کم سونا اور لوگوں سے کم میلجول رکھنا ان کا طریقۂ کار تھا۔ عشق الٰہی میں وہ ایسے سرمست و سرشار تھے کہ ان کو اپنی ہستی کا پتہ نہ تھا۔ تسلیم و رضا، توکل و قناعت، امید و بیم، محبت و اخوت، خلوص و خدمت، فقر و فاقہ، ایثار و استقامت ان کا شعار تھا۔ طالبوں کی طلب جب ان کو ان حضرات کے میخانے میں لاتی، وہ ان کو تائب کر کے آلائش دنیا سے پاک وصاف کر دیتے تھے۔ وہ جبر و تشدد کو ناروا سمجھتے تھے۔ محبت اور خلوص کے دلنشین ہتھیاروں سے غیروں کو اپنا کرتے تھے۔ وہ امیر شریعت تھے، جویائے حقیقت تھے، صاحب نسبت، صاحب اجازت تھے، شمع شبستان ہدایت تھے، چراغ دو دمان ولایت تھے۔ علم باطن اور علم ظاہر میں کامل تھے۔ مخلوق سے بے نیاز تھے، قومی اور نسلی امتیازات سے پاک وصاف تھے، مذہبی تعصبات سے آزاد تھے۔ وہ اہل صفا تھے، ولی

Vol. 6 No.2 2022
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

خدا تھے، عالم باعمل تھے، صاحب جود و کرم تھے۔ وہ شمس و قمر میں، جان و جگر میں، لعل و گوہر میں، شام و سحر میں تھے، برگ و شجر میں، آتش نمرود میں، گلزار ابراہیم میں خدا کا جلوہ کار فرما دیکھتے تھے۔ ان کی زندگی نکات طریقت کا دفینہ تھی۔ حقیقت و معرفت کا آئینہ تھی، وصول الی اللہ کا زینہ تھی، معرفت الٰہیہ کا سرچشمہ تھی۔ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب لکھتے ہیں:

"غرض انہوں نے اپنی روحانی طاقت، اپنے کردار اور اپنی گفتار، اپنے ایثار اور اپنے خلوص اور رواداری سے ایک نئے سماج کی تشکیل کی۔" (شارب، ڈاکٹر ظہور الحسن؛ ص ۷)

برصغیر پاک وہند میں صوفیاء کرام نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے، ان کا جائزہ بالا اختصار یوں لیا جا سکتا ہے:

صوفیاء کرام نے دین اسلام کی تبلیغ اور صوفیانہ تعلیم پھیلانے کے سلسلہ میں دور دراز کے سفر کیے اور لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بڑی جدوجہد کی، حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانیؒ اور ان کے خلفاء اور حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ اور ان کے خلفاء کی صحبت اور نظر فیض سے بے شمار غیر مسلموں نے دین اسلام قبول کیا۔ کئی لوگ ان بزرگوں کی صحبت میں رہ کر روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔ ان بزرگوں کی تعلیمات کے اثر اور ان کی کوششوں سے اسلام برصغیر پاک وہند کے ہر علاقے میں پہنچ گیا۔

'پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں' کے مولف ڈاکٹر عبدالمجید سندھی لکھتے ہیں:

"صوفیاء کرام نے عوام الناس سے رابطہ رکھا اور ان کی زبان سیکھ کر ان کی زبان میں ان سے گفتگو کی۔ اس زمانہ میں فارسی اور عربی علمی زبانیں تھیں۔ سرکاری زبان فارسی تھی۔ لیکن ان بزرگوں نے عوامی زبانوں میں شعر کہہ کر ان کو پیغام دیا۔ ان بزرگوں کی کوششوں سے ہی پنجابی، سندھی، سرائیکی اور پشتو زبانوں میں اعلیٰ ادب پیدا ہوا۔" (سندھی، ڈاکٹر عبدالمجید؛ ص ۲۷)

صوفیاء کرام کا زیادہ تر تعلق عوام الناس کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔ وہ عام لوگوں کے ساتھ گھل مل کر زندگی بسر کرتے تھے۔ عوام صوفیاء کرام کو عمل کا نمونہ پاتے تو ان کی دعوت و تبلیغ کا نہایت اچھا تاثر لیتے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک وہند میں تشریف لانے والے بزرگوں میں مشہور صوفی سید علی بن عثمان ہجویریؒ کی تبلیغی مساعی نہایت قابل قدر ہیں۔ آپ نے اس کفرستان میں راوی کے کنارے پر توحید کا جو پرچم گاڑا، وہ آج بھی لہرا رہا ہے اور لاکھوں خفتہ بختوں کو خواب غفلت سے جگا رہا ہے۔" (الازہری، پیر محمد کرم شاہ؛ ص ۲۲) الف

آپ نے اپنی تصانیف بالخصوص کشف المحجوب کے ذریعے سے بھی فریضہء تبلیغ بحسن و خوبی انجام دیا اور اپنے ملفوظات و ارشادات کے ذریعے بھی، اپنے کردار و عمل سے بھی اور اپنے حسن اخلاق سے بھی۔ اب بھی آپ کی روحانیت میں کشش محسوس ہوتی ہے۔ شرح کشف المحجوب کے مقدمے میں لکھا ہے:

"آپ کی روحانیت سے لاکھوں لوگ سیراب ہو رہے ہیں لہٰذا آپ کی شہرت اور عظمت کا دارومدار صرف کتابیں اور تذکرے نہیں بلکہ آپ کی وہ بے پناہ روحانی قوت اور کشش ہے جس سے ہر کس و ناکس آپ کی طرف کھچا چلا آ رہا ہے۔" (سیال، کپتان واحد بخش؛ مقدمہ شرح کشف المحجوب، ص ۲۸)

مؤلفین 'لاہور میں دفن خزینے' لکھتے ہیں:

"آپ کی تبلیغی کوششوں کے اثرات لاہور سے باہر پنجاب اور رفتہ رفتہ پورے برصغیر پر مرتب ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آج آپ کا آستانہ پاک و ہند کا سب سے بڑا روحانی مرکز ہے اور برصغیر کے عظیم صوفیاء نے آپ کے مزار سے فیض پایا ہے مثلاً چشتی سلسلہ کے پیشوا حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ اور مجدد الف ثانیؒ نے آپ کے مزار مبارک پر چلہ کشی کی ہے۔ آج بھی لاہور کی شناخت داتا کی نگری کے طور پر ہے۔ (انصاری، محمد اسلم وہاشمی، حمیر؛ ص ۳۱)

غلام جیلانی مخدوم حضرت داتا گنج بخشؒ کی تبلیغی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"آپ کو فریضہ تبلیغ شروع کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے کسی مخالفت یا نامساعد حالات کی قطعاً پرواہ نہ کی اور نہایت استقلال کے ساتھ رشد وہدایت کا اہم فریضہ ادا کرتے رہے۔ آپ کی شرافت نفس، اخلاق عالیہ، زہد و تقویٰ اور علم و فضل کی کشش نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا اور بہت جلد آپ کی ذات ستودہ صفات مرجع خلائق بن گئی۔ (مخدوم، غلام جیلانی؛ ص ۳۱)

مفتی غلام سرور لاہوری کا بیان ہے:

Vol. 6 No.2 2022
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"انہوں نے لاہور آکر ہنگامہ فضیلت و مشیخیت گرم کیا۔ دن کو طالب علموں کی تدریس اور رات کو طالبان حق کی تلقین ہوتی۔ ہزاروں جاہل ان کے ذریعہ سے عالم، ہزاروں کافر مسلمان، ہزاروں گمراہ روبراہ، ہزاروں دیوانے صاحب عقل و ہوش، ہزاروں ناقص کامل و ہزاروں فاسق نیکوکار ہوئے۔ تمام زمانہ نے ان کی غلامی کو اپنا فخر تصور کیا۔" (لاہوری، مفتی غلام سرور؛ ص ۱۸۲)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے بارے میں طارق حبیب لکھتے ہیں:

"ایک روایت کے مطابق تقریباً نوے لاکھ لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ (طارق حبیب؛ ص ۱۴)

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے احوال میں لکھا ہے کہ: "خرقۂ خلافت حاصل کے حسب اجازت پیر ملتان میں آکر ہدایت خلق میں مشغول ہوئے۔ بہت کچھ رجوعات خلائق ہوئی۔" (دہلوی، مرزا محمد اختر؛ ص ۵۵۳) الف

ڈاکٹر محمد نفیس ابتسام ملتان اور سلسلہ سہروردیہ میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"حضرت بہاء الدین زکریا صدر جامعہ تھے۔ ان کے علمی مرتبے کے سامنے سارے چراغ ماند پڑ گئے تھے۔ اس درس گاہ سے فارغ السند علماء نے اپنے اپنے علاقوں میں دین شریعہ کی تعلیم شروع کی تو اعلیٰ تعلیم کے لئے آنے والوں کا دباؤ ملتان پر اور بڑھ گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دور دور سے آنے والے طلباء کے لئے ان کے ہم وطن اور ہم زبان استادوں کا بندوبست کرنا پڑا۔ یہ ایک بڑے حوصلے کا کام تھا۔ اس کے لئے آپ نے بڑی جانفشانی اور محنت سے ایسے استادوں کو یہاں اکٹھا کرلیا۔ دعوت دین کا کام وسیع ہو گیا۔ جاوا، سماٹرا، فلپائن، چین، بنگال، سراندیپ، مالدیپ کے طالبان حق نے ملتان قیام کیا اور روحانی فیوض و برکات حاصل کیں۔" (ابتسام، ڈاکٹر محمد نفیس؛ ص ۱۰۳، ۱۰۴)

ڈاکٹر محمد نفیس ابتسام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے بارے میں مزید یوں لکھتے ہیں:

"حضرت بہاء الدین زکریا نے ان علاقوں کا رجحان دیکھ کر یہاں سے دعوت حق و دین کے لئے مبلغین اور داعی تیار کیے۔ پرجوش نوجوان، جہاں دیدہ بزرگ، علاقوں کے رسم و رواج، زبان و ثقافت سے کماحقہ واقف، ان داعیان حق کو سوداگری کے لئے ان علاقوں میں روانہ کیا جاتا۔ اخلاق و عادات میں پاکیزہ، اسلامی عبادات و ریاضات سے عبارت اور مسجع یہ داعی جہاں بھی جاتے غیر مسلموں کو اپنا گرویدہ بنا ڈالتے۔ انہیں حضرت بہاء الدین کی ہدایت تھی کہ (۱) سامان جائز اور کم نفع پر فروخت کریں (۲) ناقص اشیاء نہ فروخت کریں (۳) لین دین میں خالصتاً اسلامی قدروں کی پابندی کریں (۴) خریداروں سے خوش مزاجی اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں (۵) اعتماد میں لئے بغیر دعوت اسلام نہ دیں (۶) احسن طریقے سے دین اسلام کی تبلیغ کریں۔ دعوت دین کا یہ ایک موثر نظام تھا۔ حضرت بہاء الدین خود اس کام کی نگرانی فرماتے تھے۔ آپ سے فیض یاب ہونے والے احباب نے جگہ جگہ، بستی بستی، قریہ قریہ ایسے ہی مدارس قائم کیے۔ حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ کے مدرسہ کو شہ نشینی حاصل تھی۔ ملتان، سندھ، بنگال، پنجاب، بلوچستان سارے علاقوں میں یہ نظام درس قائم ہو گیا۔ حضرت بہاؤالدین کے تربیت یافتہ افراد موتی کی لڑی کی طرح اس نظام میں پرو دیئے گئے تھے۔" (ابتسام، ڈاکٹر محمد نفیس؛ ص ۱۰۳، ۱۰۴)

یوں حضرت بہاؤالدین زکریا نے اپنی تبلیغی کوششوں سے عوام الناس کے دلوں میں اللہ کی لو لگائی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں مذکور ہے کہ:

"آپ کی برکت سے عوام کا رجحان دینداری کی طرف بہت ہو گیا تھا۔ حضرت کے اکثر مرید دو تہائی یا تین چوتھائی رات تمام سال قیام اللیل میں گزارتے۔ عام لوگوں کی زبان پر بھی شراب و شاہد، فسق و فجور، قمار بازی اور فحش حرکات کا ذکر نہ آتا تھا۔ دوکانداروں میں جھوٹ، کم تولنا، مکاری، دغابازی، دھوکا دہی اور نادانوں کا روپیہ مار لینا قطعی ختم ہو گئے تھے۔" (الازہری، پیر محمد کرم شاہ؛ ص ۱۰۳) ب

علامہ اخلاق حسین دہلوی لکھتے ہیں:

"حضرت کے اکثر مرید تراویح کی نماز پڑھتے اور گھروں اور مسجدوں میں پورا پورا قرآن پاک سنتے تھے اور جو زیادہ پختہ ہو گئے تھے وہ جمعہ کی رات میں رمضان المبارک کی راتوں میں رات رات بھر جاگتے اور نمازیں پڑھتے رہتے تھے اور بہت سے ایسے تھے جو دو تہائی رات اور چوتھائی رات ہمیشہ ہی جاگتے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور بعض بزرگ تو عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔" (دہلوی، علامہ اخلاق حسین؛ ص ۱۰۱)

Vol. 6 No.2 2022
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

تاریخ فیروز شاہی میں لکھا ہے:

"عام لوگ یا دوسروں کی تقلید میں یا خود اپنے اعتقاد کی بنیاد پر عبادت اور بندگی کی طرف راغب ہو گئے تھے اور مرد اور عورتیں، بوڑھے اور جوان، سوداگر اور عام لوگ، غلام اور نوکر اور کم عمر بچے سب نماز پڑھنے لگے تھے۔" (برنی، ضیاء الدین؛ ص ۵۰۱)

لاہور کے مشہور بزرگ شاہ ابو المعالی (م ۱۰۲۵ھ) کے حالات میں مذکور ہے:

"حضرت میاں میر کی خدمت میں حاضری اور کسب فیض کے بعد آپ گو المنڈی کے علاقہ میں قیام پذیر ہوئے۔ لاہور میں آپ نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ خلق کثیر آپ کے ارادات مندوں میں داخل ہو گئی" (ندیم، مختار احمد؛ ص ۸۵)

نامور بزرگ حضرت سخی سرور (م ۵۷۷ھ) برصغیر کے ان صوفیاء میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کا کام وسیع پیمانے پر لیا۔ پروفیسر حامد خان حامد لکھتے ہیں:

"آپ جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے خلقت ٹھٹھ کے ٹھٹھ خدمت میں حاضر ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہو جاتی، بعینہ جیسے سلطان المشائخ حضرت خواجہ غلام نظام الدین اولیاء کی خدمت میں لوگ حاضر ہو کر بیعت ہوتے تھے۔ حضرت سخی سرور ہر آنے والے کا خیر مقدم کرتے اور اس کی ذہنی و روحانی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش فرماتے۔ آپ کے پاس آنے والوں کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا تھا۔ ہر ایک اپنی مراد لے کر واپس جاتا، نامرادی کا اسے کبھی منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ اس طرح آپ کی مقبولیت لوگوں میں روز بروز بڑھتی گئی۔" (حامد، پروفیسر حامد خان؛ ص ۱۳۸)

مولوی جعفر علی فریدی برصغیر میں خانوادہ سہروردیہ کی تبلیغی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس خانوادے نے ہندوستان میں شریعت اور طریقت کی نہریں جاری کیں جن کے فیضان سے اہل ہند کی ظاہری اور باطنی طہارت ہوئی۔ انہی مشائخ نے وہ آبیاری کی جس سے شجر اسلام میں پھل اور پھول آئے۔ یہ خدمت دین ہے، یہی جماعت صوفیاء صافیہ کا مطمع نظر ہے۔ ان حضرات سے سوء ظن رکھنا تنگ ظرفی ہے اور ان حضرات کے اسلامی کارنامے اور خدمات دینیہ کو نظر انداز کرنا بے انصافی ہے جو ظلم کے مترادف ہے۔ جو بدنصیب ان اہل اللہ سے بدگمان ہیں وہ خود اپنا زیاں کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت کے اثرات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیے۔" (فریدی، مولوی جعفر علی؛ ص ۳۰)

ڈاکٹر عبد المجید سندھی صوفیاء کرام کی تربیتی مساعی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"مسلمانوں کے اخلاق حمیدہ کی تعلیم و تربیت انہیں بزرگان دین کے ذریعہ ہوئی۔ انہیں بزرگوں کے ذریعہ مختلف طبقوں میں اخوت، مساوات، رواداری، صلح جوئی، امن پسندی پیدا ہوئی اور صحت مند معاشرہ وجود میں آیا۔ امن و سلامتی کی فضا پیدا ہوئی۔" (سندھی، ڈاکٹر عبد المجید؛ ص ۳۰)

مرزا محمد اختر دہلوی، خواجہ فخر جہاں دہلوی کے احوال میں لکھتے ہیں:

"مشہور ہے کہ ایک بار کسی نے بیان کیا کہ اس شہر میں حرام بہت ہونے لگا ہے۔ خصوصاً نکھائیوں کا جو اڈہ ہے اس سے اور بھی زیادہ خرابی ہے۔ جس کے پاس دو پیسہ بھی ہوں وہ جا کر اپنا منہ کالا کر آئے۔ یہ سن کر حضرت کو خیال آیا کہ ایسا امر ہونا چاہیے کہ بندگان خدا حرام سے بچیں۔ آخر شام کے وقت سوار ہو کر نکھائیوں کے اڈہ میں آئے۔ وہ دیکھتے ہی سب جمع ہوئیں۔ قدم بوسی کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اپنی جگہ پر جاؤ۔ جب وہ چلی گئیں، آپ الگ الگ ہر ایک کے مکان پر گئے۔ ان کا خرچ دریافت کیا۔ جو جس نے کہا، وہ اس کو دے کر فرمایا کہ آج فقیر تمہارا مہمان ہے۔ عرصہ دراز تک ان کو ہر روز روپیہ تقسیم فرمایا۔ آخر ایک مرید کو حضرت کا وہاں جانا معلوم ہوا۔ اس نے عرض کیا: وہاں جان میں کیا بھید ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو یہ خیال آیا کہ بڑھیا جو طوائف ہیں ان کے پاس تو کوئی مال دار ہی آئے گا اور یہ اڈہ ایسا ہے کہ دو پیسہ کے واسطے وہ کم بخت بھی گنہگار ہوتی ہیں اور دوسروں کو بھی گنہگار کرتی ہیں۔ ان سے مخلوق خدا بچے تو بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ رنڈیاں سوا سو کے قریب تھیں، سب نے حرام سے توبہ کر کے نکاح کر لیا اور جس نے سب سے پہلے اٹھ کر قدم بوسی کی تھی وہ فقیر ہو کر نبی کریم ﷺ کے چوراہے پر جا بیٹھی اور سائل مجذوب ہوئی۔ (دہلوی، مرزا محمد اختر؛ ص ۲۸۹) ب

سید مسلم نظامی دہلوی حضرت بابا فرید کے احوال میں درج کرتے ہیں:

Vol. 6 No.2 2022
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"حضرت کی تعلیم و تربیت اور صحبت کے اثر سے جماعت خانہ کے ہر فرد میں ایک تبدیلی ہو جاتی تھی۔ وہ تبدیلی کیا تھی؟ اگر اس کو بہت مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت کی خدمت میں آکر لوگوں کی موت و حیات صرف خدا کے لئے ہو جاتی تھی۔" (دہلوی، سید مسلم نظامی؛ ص ۱۸)

اختر راہی، حافظ عبد الکریم (م ۱۳۵۵ھ) کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"راولپنڈی اور گرد و نواح میں ان کی ذات سے سلسلہ نقشبندیہ کو کافی فروغ ہوا۔ ان کی تلقین و ارشاد سے سینکڑوں افراد ذکر و فکر کی لذت سے آشنا ہوئے اور بہت سے بے نماز تہجد گزار بن گئے۔" (راہی، اختر؛ ص ۳۲۵)

کتابیات:

- ابتسام، ڈاکٹر محمد نفیس؛ (۱۹۹۸ء)، ملتان اور سلسلہ سہروردیہ، ترتیب و تدوین ڈاکٹر سہیل اقبال، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور
- الازہری، پیر محمد کرم شاہ؛ (۱۹۸۵ء)، مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور (ب)
- الازہری، پیر محمد کرم شاہ؛ (س ن)، فتنۂ انکار ختم نبوت، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور (الف)
- انصاری، محمد اسلم وہاشمی، حمیر؛ (۱۹۹۸ء)، لاہور میں دفن خزینے، علم و عرفان پبلشرز، لاہور
- برنی، ضیاء الدین؛ (۲۰۰۴ء)، تاریخ فیروز شاہی، اردو ترجمہ از ڈاکٹر سید معین الحق، اردو سائنس بورڈ، لاہور
- چشتی، پروفیسر یوسف سلیم؛ (س ن)، تاریخ تصوف، دار الکتاب، لاہور
- حامد، پروفیسر حامد خان؛ (۲۰۰۱ء)، تذکرہ حضرت سخی سرور، محکمہ اوقاف، حکومت پنجاب، لاہور
- دہلوی، سید مسلم نظامی؛ (۱۹۷۸ء)، حالات زندگی حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر، صوفیہ دار الاشاعت، پاک پتن شریف
- دہلوی، علامہ اخلاق حسین؛ (۱۹۸۵ء)، حضرت محبوب الٰہی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
- دہلوی، مرزا محمد اختر؛ (۱۹۸۹ء)، تذکرہ اولیاء پاک و ہند کلاں، فیمس بکس، لاہور (ب)
- دہلوی، مرزا محمد اختر؛ (س ن)، تذکرہ اولیائے برصغیر، ملک اینڈ کمپنی، لاہور (الف)
- راہی، اختر؛ (۱۹۸۰ء)، تذکرہ علمائے پنجاب، مکتبہ رحمانیہ، لاہور
- سندھی، ڈاکٹر عبد المجید؛ (۲۰۰۰ء)، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
- سیال، کپتان واحد بخش؛ (۱۹۹۹ء)، مقدمہ شرح کشف المحجوب، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور
- شارب، ڈاکٹر ظہور الحسن؛ (۲۰۰۴ء)، دلی کے بائیس خواجہ، تاج پبلشرز، دہلی
- طارق حبیب؛ (جنوری ۱۹۹۷ء تا ستمبر ۱۹۹۸ء)، حضرت خواجہ غلام نظام الدین کا خانقاہی پس منظر، سہ ماہی شبیہ، حضرت خواجہ غلام نظام الدین معظم آبادی نمبر، جلد ۶، ۷، شمارہ ۲۱ تا ۲۷، خوشاب
- فریدی، مولوی جعفر علی؛ (۱۹۸۵ء)، مکتوبات عالیہ، مکتوب ۱، دربار عالیہ قادریہ فریدیہ، کراچی
- لاہوری، مفتی غلام سرور؛ (۲۰۰۰ء)، حدیقۃ الاولیاء، تحقیق و تعلیق از محمد اقبال مجددی، المعارف، لاہور
- مخدوم، غلام جیلانی؛ (۱۹۷۵ء)، سیرت گنج بخش، مکتبہ عالیہ، لاہور
- ندیم، حافظ مختار احمد؛ (۲۰۰۳ء)، حیات و تعلیمات حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری، سہ ماہی معارف اولیاء، محکمہ اوقاف پنجاب، لاہور، ج ۱، شمارہ ۵، ص ۸۵